ڈاکٹر وفا راشدی

شاہ غلام رسول قادری

شاہ محمد غلام رسول قادری سندھ کے ان ممتاز علمائے دین اور صوفیائے کرام میں سے تھے جن کے دم سے علم و فضل، رشد و ہدایت اور وحدت و اخوت کی شمعیں روشن ہوئیں۔ ان کے والد ماجد حافظ قاری حضرت شاہ علم الدین قادری (المتوفیٰ ۱۳۲۵ھ) بھی اپنے وقت کے بلند پایہ عالم، قاری اور صوفی تھے۔ وہ مسجد قصابان صدر کراچی کے مشہور امام اور خطیب تھے۔ اس مسجد سے متصل مدرسۃ العلمیہ قادریہ کے بانی تھے جہاں سے ہزاروں طلبا علوم عربیہ اور فنون فقہ و تجوید سے آراستہ ہو کر اللہ اور رسولؐ کی تعلیمات کا چراغ روشن کرتے رہے ہیں۔

شاہ محمد غلام رسول قادری کا لقب "شمس الفقرا" اور عرفیت حاجی غلام رسول تھی۔ وہ حافظ بھی تھے، قاری بھی، خطیب بھی اور مفسر قرآن بھی۔ حفظ و قرات کے فن سے خوب آگاہ تھے۔ خطیب و مقرر کی حیثیت سے بھی خاص شہرت کے مالک تھے۔ حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل کی۔

حاجی حافظ قاری غلام رسول ۱۳۰۶ھ / ۱۸۸۶ء میں اپنے والد کے رہائش کدے واقع کراچی میں پیدا ہوئے۔ والد ہی کے مدرسۃ العلمیہ قادریہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔ سائیں عبدالغنی مرحوم ایک روشن ضمیر اور صاحب علم بزرگ تھے، شاہ غلام رسول ان کے بھانجے اور داماد تھے، ان سے بیعت بھی تھے۔ عبدالغنی صاحب کی خانقاہ میں طالبانِ حق کا اجتماع ہوتا اور علمی محفلیں جمتی تھیں۔ خدمتِ اسلام اور اطاعت احکامِ الٰہی کے لیے خود کو وقف کر دیا تھا۔ عبدالغنی صاحب کی خانقاہ کی سجادہ نشینی کی سعادت بھی انہی کے حصے میں آئی۔

شاہ غلام رسول کا قائم کردہ مدرسہ علمیہ قادریہ متصل قادری مسجد سولجر بازار کراچی ان کی قومی و ملّی خدمات کی ایک زندہ یادگار ہے۔ تادمِ حیات انھوں نے مدرسے میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا اور بے شمار لوگ ان سے مستفید ہوئے۔

شاہ غلام رسول کو شریعت و طریقت اور فقر و درویشی سے بچپن ہی سے لگاؤ تھا۔ انھوں نے اپنے علم و

معلومات کو وسیع کرنے کی غرض سے مختلف ممالک کا سفر کیا۔ ہر مقام پر نہ صرف کتبِ اسلامیہ کا مطالعہ کیا بلکہ وہاں کے ممتاز علمائے کرام اور اولیائے عظام سے ملاقاتیں بھی کیں، جن میں مولانا شاہ عبداللطیف قادری مدنی (مدینہ) اور شاہ عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکی (مکہ شریف) قابلِ ذکر ہیں۔ مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، بغداد اور بلادِ اسلامیہ کے دیگر مقامات پر تھوڑے عرصے قیام بھی کیا۔ ہر جگہ اپنے خطبات و تقاریر سے مقبولیت حاصل کی۔ بغداد میں حضرت سید شرف الدین احمد کلید بردار آستانہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے دوستانہ تعلقات رہے۔

مولانا غلام رسول نے ۱۹ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ (۱۳ جولائی ۱۹۷۱ء) کو وفات پائی۔ ان کے صاحب زادے محمد علیم الدین علمی قادری ان کے جانشین مقرر ہوئے۔

شاہ غلام رسول نے سلسلۂ قادریہ کی تعلیمات کو عام کرنے کی غرض سے بڑی لگن سے کام کیا۔ خصوصاً سلسلۂ غنیہ قادریہ کے وہ پانچ رہنما اصول جو سائیں موصوف نے متعارف کرائے تھے، شاہ غلام رسول نے ان اصولوں پر عمل کیا اور اپنے شاگردوں اور عقیدت مندوں کو ان پر عمل کرنے اور بطور نصاب ان کو جاری رکھنے کی تلقین کی۔ وہ پانچ اصول یہ ہیں:

(۱) ذکر و ورد (۲) ذوقِ وجود (۳) شوقِ درود (۴) آئین وجود (۵) نورِ شہود

طریقۂ غنیہ کے مسلک میں "آئینِ وجود" کی رو سے جود و سخاوت، خیرات و زکوٰۃ و صدقات ایک بڑی عبادت ہے۔ غلام رسول قادری نے اپنے ایک شعر میں یہ پیغام بھی لوگوں کو دیا ہے:

شاہ غلام رسول عربی، فارسی اور اردو پر عبور رکھتے تھے۔ فارسی اور اردو میں شعر کہتے تھے۔ تخلص غلام تھا۔ اکثر نظم و نثر میں غلام قادری رقم فرماتے تھے۔

نظم و نثر میں غلام قادری کی تصنیفات و تالیفات کی تعداد تقریباً تیس ہے۔ ان میں بعض مطبوعہ ہیں اور بعض غیر مطبوعہ۔ چند کے نام یہ ہیں:

(۱) حقیقت صراطِ مستقیم (۲) اجلالِ محمدیؐ (۳) مجموعہ فسانۂ قوم (۴) تحفۂ رجبی شریف (۵) چمنستانِ حسینی (۶) نذرِ حسینی (۷) تحفۂ عیدالاضحیٰ (۸) تحفۂ زیارت و ہدیۂ ملاقات (۹) بہارِ بے خزاں (۱۰) فعالِ سرمدی (۱۱) گل یازدہ صد برگ

غلام رسول قادری کے ملفوظات کا ایک مجموعہ "ارشاداتِ غلام رسول قادری" مرتبہ سید عبدالرسول

باب الاسلام پریس کراچی سے شائع ہو چکا ہے۔

غلام قادری نے محض تسکینِ ذوق کی خاطر شاعری نہیں کی بلکہ اس علم وفن کو تبلیغ دین کا ذریعہ بنایا۔ نھوں نے انسانی زندگی کی اہمیت، اس کے مقاصد، حقائق و معارف کے اسرار و رموز کو شعر کے پیکر میں ڈھالا۔ نھوں نے مختلف اصنافِ سخن پر طبع آزمائی کی۔ صنفِ مثنوی سے پوری طرح آگاہ تھے۔ فارسی میں ان کی دو شنویاں (۱) مثنوی قادری اور (۲) فاتحِ عشق ان کے فارسی کے تعلق کی شاہد ہیں۔ وہ صاحبِ دیوان شاعر تھے۔ گرچہ ان کا کلیات قادری المعروف بہ چمنستانِ قادری اب تک شائع نہیں ہوئی۔ دوسری شعری تصنیف ارمغانِ قادری" ہے۔ ان کے کلام کا بیشتر حصہ حمد، نعت اور منقبت پر مشتمل ہے۔ ان کے کلام کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ انھوں نے قرآنی الفاظ، قرآنی آیات، عربی کے محاورات اور تراکیب و استعارات کو شعری اسلوب میں بڑی عمدگی سے سمویا ہے۔

مسئلہ اجتہاد

مولانا محمد حنیف ندوی

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ یہ جہاں یہ بتاتا ہے کہ توحید کیا ہے، دلوں میں ایمان کے داعیے کس طرح پیدا ہوتے ہیں، تقویٰ کیسے ابھرتا ہے اور کردار اور سیرت کی تشکیل کیوں کر ممکن ہے، وہاں اس میں اس بات کا پورا پورا اہتمام بھی پایا جاتا ہے کہ بدلتے ہوئے اجتماعی حالات میں احکام و مسائل کی کیا شکل ہو۔ یعنی وہ کون اصول اور پیمانے ہیں جن پر قیاس اور اجتہاد کا قصرِ رفیع تیار ہوتا ہے۔

"مسئلۂ اجتہاد" میں ان فقہی بنیادوں اور پیمانوں کی تشریح کی گئی ہے جن کی روشنی میں فقہ جدید کی تدوین کا مسئلہ آسان ہو جاتا ہے۔

صفحات ۱۹۲ قیمت -/۸ روپے

ملنے کا پتا: ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور

الفہرست

از محمد بن اسحاق ابن ندیم وراق — اردو ترجمہ: محمد اسحاق بھٹی

یہ کتاب چوتھی صدی ہجری تک کے علوم و فنون، سیر و رجال اور کتب و مصنفین کی مستند تاریخ ہے۔ اس میں یہود و نصاریٰ کی کتابوں، قرآن مجید، نزول قرآن، جمع قرآن اور قرائے کرام، فصاحت و بلاغت، ادب و انشا اور اس کے مختلف مکاتب فکر، حدیث و فقہ اور اس کے تمام مدارس فکر، علم نحو، منطق و فلسفہ، ریاضی و حساب سحر و شعبدہ بازی، طب اور صنعت کیمیا وغیرہ تمام علوم، ان کے علما و ماہرین اور اس سلسلے کی تصنیفات کے بارے میں اہم تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں واضح کیا گیا ہے کہ یہ علوم کب اور کیوں کر عالم وجود میں آئے۔ پھر ہندوستان اور چین وغیرہ میں اس وقت جو مذاہب رائج تھے ان کی وضاحت کی گئی ہے۔ نیز بتایا گیا ہے کہ اس دور میں دنیا کے کس کس خطے میں کیا کیا زبانیں رائج اور بولی جاتی تھیں اور ان کی تحریر و کتابت کے کیا اسلوب تھے۔ ان کی ابتدا کس طرح ہوئی اور وہ ترقی و ارتقا کی کن کن منازل سے گزریں۔ ان زبانوں کی کتابت کے نمونے بھی دیے گئے ہیں ——— ترجمہ اصل عربی کتاب کے کئی مطبوعہ نسخے سامنے رکھ کر کیا گیا ہے اور جگہ جگہ ضروری حواشی دیے گئے ہیں جس سے کتاب کی افادیت بہت بڑھ گئی ہے۔

صفحات ۹۴۶ مع اشاریہ — قیمت -/۴۵

انتخاب حدیث

مولانا محمد جعفر شاہ پھلواروی

یہ کتاب ان احادیث کا مجموعہ ہے جو زندگی کی [illegible] سے تعلق رکھتی ہیں اور جن سے فقہ کی تشکیل جدید میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ ہر حدیث کی الگ سرخی قائم کی گئی ہے اور اس کا سلیس ترجمہ بھی درج ہے۔ یہ مجموعہ حدیث کی چودہ کتابوں کا خلاصہ اور بے مثل انتخاب ہے۔

صفحات ۲۰ + ۶۶۴ — قیمت -/۴۵ روپے

ملنے کا پتا: ادارہ ثقافت اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور